خطوط نویسی

خط کے لوازم

امتحانی مرکز	-------------	مقام
۸۔جولائی ۲۰۱۶ئ	-------------	تاریخ
محترم چچاجان!	-------------	القاب
السلام علیکم	-------------	آداب
مضمون	-------------	

------------------خط-------------

-------------------------------- نفسِ مضمون

دعائیہ----------------------------

والسلام

آپ کا بھتیجا اختتامیہ

ا۔ب۔ج

درج بالامدارج سے خط کے آٹھ لازمی حصے ہیں جنھیں پرچے میں تحریر کرنالازم ہے۔

- ☆ خط ہمیشہ شروع صفحہ سے ہی لکھیں۔
- ☆ خط کا طریقہ کار بالکل دُرست ہو کیوں کہ اس کے لیے چار نمبر مُختص ہیں۔
- ☆ نفسِ مضمون معیاری ہو اور موضوع سے بھرپور مطابقت رکھتا ہو۔

LAST HOPE STUDY

1. خط بنام ابا جان
(امتحان میں کامیابی کی اطلاع)

امتحانی مرکز
۲۶۔ دسمبر ۲۰۱۷ء

محترم ابا جان! السلام علیکم۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں خیریت سے ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ ابا جان، آج ہی امتحان کا سالانہ نتیجہ آیا ہے۔ الحمدُ اللہ! سالانہ امتحانات میں میری کامیابیوں کا تسلسل تاحال جاری ہے۔ اَساتِذہ کرام کی مُخلصانہ اور مُشفِقانہ راہنمائی، امی جان اور آپ کی دعائیں اور بھائی جان کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے میں جماعت ہشتم کے سالانہ امتحان میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہو گیا ہوں۔

سال بھر محنت کے بعد نتیجے کا دن کسی بھی طالب علم کے لیے انتہائی اہم ہوتا ہے۔ جُوں جُوں وقت قریب آتا جاتا ہے اِضطِراب میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور دل مختلف خیالوں، سوچوں، اُمیدوں اور وَسوسوں کی آماج گاہ بن جاتا ہے۔ روزانہ کی تمام سرگرمیاں خود بخود ہی مُعطل ہو جاتی ہیں۔ گذشتہ ایک دو روز سے میری حالت بھی اس سے زیادہ مختلف نہ تھی۔ گُذشتہ رات خیالوں اور وسوسوں میں ہی گزری۔ آج صبح سکول جاتے ہوئے اَفسرُدگی ہم قدم تھی۔ دائیں بائیں ہر شے افسردہ اور بے رنگ دکھائی دے رہی تھی۔ سکول پہنچا۔ وسیع صحن میں تمام طلبا کو جمع ہونے کے لیے کہا گیا۔ اساتذہ کرام نے نظم و ضبط قائم کرنے میں طلبا کی مدد کی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے انھوں نے نتیجہ سُنائے بغیر کامیاب ہونے والے طلبہ کو داد دی اور ناکامیاب رہنے والے طلبہ کو اور طلبا کو ان کے بہترین مُستقبل کے بارے میں نصیحتیں کیں۔ اس کے بعد اساتذہ کرام ہاتھوں میں نتیجے کی فہرستیں لیے اپنی اپنی جماعت کے ہمراہ متعلقہ کمروں میں آئے۔ تمام طلبا متجسس اور مُضطرِب تھے۔ جماعت میں پہلی پوزیشن اور جملہ مضامین میں اے گریڈ دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔

ابا جان! یہ سب آپ کی اور امی جان کی دعاؤں کا صدقہ ہے۔ اگلے سال اگرچہ مقابلہ زیادہ سخت ہے، لیکن ان شاء اللہ نویں جماعت کے بورڈ کے امتحانات میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کروں گا۔ امید ہے میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا۔ زیادہ آداب۔

والسلام
آپ کا بیٹا
ء۔ی۔ے

2. خط بنام امی جان
(موسم گرما کی تعطیلات اور گھر آنے کی اطلاع)

امتحانی مرکز
۱۲۔ دسمبر ۲۰۱۷ء

محترمہ امی جان! السلام علیکم۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں خیریت سے ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ بے شک والدین کی موجودگی اولاد کے لیے کڑی دھوپ میں راحت فزا سائے سے کم نہیں ہے۔ اس بات کا احساس اس وقت اور بھی شِدّت سے ہوتا ہے جب انسان گھر سے دُور ہو۔ ہاسٹل کی زندگی میں تو ہر لمحہ والدین کی یاد میں ہی گزرتا ہے۔ اس لیے جب آپ کی یاد ستاتی ہے تو آپ کو خط لکھنے بیٹھ جاتا ہوں اور جب آپ کا خط آتا ہے تو خوشی سے جُھوم اٹھتا ہوں۔ میں نے دو ہفتے قبل آپ کی خدمت میں خط لکھا تھا لیکن جواب نہ ملنے پر آپ کی صحت کی تشویش لاحق ہے۔ اس لیے اس خط کے جلد جواب کے لیے خواستگار ہوں۔

امی جان! اب مئی کا مہینا ختم ہونے کو ہے اور جون کی آمد آمد ہے یعنی موسم گرما کی تعطیلات کا آغاز ہونے والا ہے۔ امید ہے جون کی دس بارہ تک تعطیلات ہو جائیں گی تو فوراً آپ کی خدمت میں پہنچنے کی کوشش کروں گا اور گھر میں آپ کا ہاتھ بٹاؤں گا۔ خدا کرے کہ آپ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سَروں پر قائم رہے اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے ہم اس قابل ہو جائیں کہ ملک و قوم کی خدمت کر سکیں۔ آپ کی دعاؤں کے صدقے میری پڑھائی کے تمام معاملات بالکل دُرست ہیں اور آئندہ بھی بہتری کی ہی توقع ہے۔ زیادہ آداب۔

والسلام
آپ کا بیٹا
ء۔ی۔ے

3. خط بنام بڑے بھائی جان
(گھر کے احوال اور ابا جان کی ناراضی سے متعلق)

امتحانی مرکز

۱۶۔ دسمبر ۲۰۱۷ء

محترم بھائی جان! السلام علیکم۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں خیریت سے ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ آپ کو گھر سے گئے ہوئے ایک مہینا ہو گیا ہے۔ گھر سے روانگی کے وقت آپ نے اپنی آئندہ مصروفیات اور ذمہ داریوں کا ذکر کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کام میں دن رات مصروف ہیں اسی لیے ایک ماہ گزرنے کے بعد بھی آپ سے اپنی خیریت کا ایک خط بھی نہیں لکھا ہے۔ یہاں سب آپ کے خط کے شدت سے مُنتظر ہیں۔ امی جان خاص طور پر فکر مند ہیں۔ خدا کرے کہ آپ خیر وعافیت سے ہوں اور ہم لوگوں کی یاد آپ کو بے قرار کرتی رہے۔ یہاں سب خیریت ہے۔ ننھا اکوّ آپ کو بہت یاد کرتے ہے، بَسا اوقات آپ کی تصویر ہاتھوں میں لیے پھرتا ہے اور ابا ابا کی گردان دُہراتا رہتا ہے۔ بڑی آپا جان کے ہاں بھی خیریت ہے ہمارے یہاں آئی ہوئی تھیں۔ کل دولھا بھائی کے ہمراہ اپنے گھر چلی گئیں۔ وہ دونوں بھی آپ کی خیریت کے متعلق پوچھ رہے تھے۔

بھائی جان! ابا جان بھی آپ کے متعلق فکر مند ہیں اور اظہارِ ناراضی کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب آپ اپنی دفتری ذمہ داریاں بطریقِ اَحسن نبھا رہے ہیں، جو کہ بہت اچھی بات ہے، تو پھر اپنی خیریت سے ہمیں باخبر رکھنے کی ذمہ داری میں اتنی غفلت کیوں برت رہے ہیں۔ اس لیے جلد از جلد ہمیں اپنی خیریت سے مطلع کریں بصورت دیگر ابا جان خود تشریف لے آئیں گے۔ تب وہ آپ کا کوئی عُذر قبول نہ فرمائیں گے اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ آپ کے لیے کسی آفت سے کم نہ ہو گی۔ لہٰذا بہتری اس میں ہے کہ اپنی خیریت سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ زیادہ آداب

والسلام

آپ کا چھوٹا بھائی

ء۔ ی۔ ے

4. خط بنام آپا جان
(بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت سے متعلق)

امتحانی مرکز

۱۶۔ دسمبر ۲۰۱۷ء

محترمہ آپا جان! السلام علیکم۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں خیریت سے ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ آپ کا خط آیا، پڑھا، امی جان اور ابا جان نے بھی مجھ سے پڑھوایا سب خوش ہوئے اور آپ کی صحت و سلامتی کے لیے دعائیں کیں۔ آپا جان! آپ نے اپنی اور بچوں کی خیریت تو لکھی، مگر دولھا بھائی کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دفتری مصروفیات کی وجہ سے شہر سے باہر ہیں، اگر گھر پر ہوتے تو آپ ضرور لکھتیں۔ بہر حال ہم سب کی طرف سے انھیں بھی سلام اور آداب۔

آپا جان! آپ نے لکھا ہے کہ سعد اب سکول جانے لگا ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔ بچوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ پڑھ لکھ کر بہترین انسان بنیں اور خاندان اور ملک کا نام روشن کریں۔ اس سلسلے میں آپ کو میرا یہ مشورہ ہے کہ آپ اس کی پڑھائی پر ابھی سے توجہ دیں۔ گھر میں دل چسپ سرگرمیوں سے اس کا ہوم ورک مکمل کرنے میں اس کی مدد کریں۔ پڑھائی کے معاملات میں ڈانٹ ڈپٹ سے ہر ممکن گُریز کریں کیوں کہ اس سے بچے پڑھائی سے متنفر ہوتے ہیں۔ اس کے سکول بھی گاہے گاہے چکر لگاتی رہیں کیوں کہ بسلسلۂ تعلیم والدین جب اساتذہ کے بہترین مُعاون ہو جائیں تو بچے کی اچھی تعلیم و تربیت یقینی ہو جاتی ہے۔

آپا جان! بچوں کی ابتدائی تعلیم پر بھرپور توجہ دیں تاکہ ان میں سکول اور تعلیم سے دل چسپی پیدا ہو اور پڑھ لکھ کر بڑے آدمی بنیں اور ملک و قوم کی خدمت کریں۔

والسلام

آپ کا بھائی

ئ۔ ی۔ ے

5. خط بنام چچا جان
(چچی جان کی خیریت جاننے سے متعلق)

امتحانی مرکز
۱۶۔ دسمبر ۲۰۱۷ء

محترم چچا جان! السلام علیکم۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی مصروفیات میں حد درجہ اضافہ ہو گیا ہے اس لیے کئی دنوں سے آپ کا کوئی مکتوب موصول نہیں ہوا ہے۔ گذشتہ ہفتے ابا جان نے آپ کو مکتوب بھیجا لیکن آپ کی طرف سے کوئی جوابی خط موصول نہ ہوا۔ اب میں خط لکھ رہا ہوں، امید ہے جواب سے محروم نہیں رہوں گا۔

چچا جان! آپ نے اپنے گذشتہ خط میں چچی جان کی خرابیٔ صحت کے بارے میں لکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں سب چچی جان کی خیریت جاننے کو بے تاب ہیں۔ امی جان بھی خاصی فکر مند ہیں۔ ابا جان کا کہنا ہے کہ اگر تاحال ان کی طبیعت میں کوئی بہتری نہیں ہوئی ہے تو انھیں یہاں لاہور لے آیئے۔ لاہور میں ہر مرض کا بہترین علاج میسر آ سکتا ہے۔ کسی ماہر معالج سے معائنہ کروانے اور ضروری ٹیسٹوں کے بعد مرض کی تشخیص میں بھی آسانی ہو گی اور بفضلِ خدا صحت یاب بھی ہو جائیں گی۔ اس لیے تکلیف فرمایئے اور چچی جان کو یہاں لے آیئے۔ یوں آپ کی بھی بھاگ دوڑ ذرا کم ہو جائے گی اور آپ اپنے کام کی طرف دوبارہ پوری توجہ دے سکیں گے۔

چچا جان! آپ میری پریشانی بخوبی سمجھ سکتے ہیں لہٰذا چچی جان کی خیریت کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔ ہم سب کی طرف سے ان کی عیادت کیجیے گا۔ اللہ تعالیٰ انھیں صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ زیادہ آداب۔

والسلام
آپ کا بھتیجا
ء۔ی۔ے

6. خط بنام چھوٹے بھائی
(پڑھائی پر توجہ دینے اور آوارگی سے بچنے کی نصیحت)

امتحانی مرکز
۱۷۔ دسمبر ۲۰۱۷ء

نوید میاں! السلام علیکم۔

کل ابا جان کا مکتوب ملا، آپ کی خیریت جان کر بے حد خوشی ہوئی۔ مکتوب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ابا جان آپ کی تعلیمی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں اس لیے انھوں نے یہ لکھا ہے کہ نوید کو تعلیمی احتیاط کی ضرورت ہے۔

نوید! میں بخوبی اندازہ کر سکتا ہوں کہ آج کل آپ شوق سے نہیں پڑھ رہے ہیں جس کی بنیادی وجہ آپ کے وہ دوست ہیں جو شریف کم اور آوارہ زیادہ ہیں۔ یاد رکھیں کہ ایسے دوستوں کی صحبت تعلیم میں ناکامی اور اَخلاق میں پستی کا مُوجب ہوتی ہے کیوں کہ ان کی زندگیوں کا کوئی مقصد، منزل یا نصیب العین نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ لا حاصل منزل کے گمنام مسافر کہلاتے ہیں۔ اس لیے ایسے دوستوں کو سلام کرو اور پڑھنے لکھنے میں پوری توجہ صرف کرو۔ تعلیمی اور عملی میدان میں اپنی منزل کا تعین کرو اور اس کے حصول کے لیے رات دن ایک کر دو۔ یہ اللہ کا حکم بھی یاد رکھو کہ "انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کے لیے وہ سَعی کرتا ہے"۔ پاکیزہ اَخلاق سیکھو تاکہ نا صرف آپ ذِلّت رُسوائی سے بچ سکو، بلکہ آپ کے بزرگوں پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔

نوید! آپ میرے چھوٹے بھائی ہیں۔ مجھے یہ حق پہنچتا ہے کہ آپ کو سزا دوں، مگر اب میں ایسا نہیں کر سکتا۔ بہتر ہے کہ آپ خود حالات کا جائزہ لیں۔ امتحان سَر پر ہے، نہ پڑھو گے، محنت نہیں کرو گے تو فیل ہو کر ناک کٹواؤ گے۔ خاندان کے نام پر حَرف آئے گا۔ ابا جان اور امی جان کو کتنی کُوفت ہو گی۔ سب سے اہم یہ کہ متعین منزل کا حصول ناممکن ہو جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ ایسی شکایت نہیں آئے گی اور آپ خود اپنی عزت اور مستقبل کا پاس کریں گے۔ زیادہ دُعا۔

والسلام
آپ کا بڑا بھائی
ئ۔ی۔ے

7. خط بنام دوست
(ہمشیرہ کی شادی پر فضول خرچی سے بچنے سے متعلق)

امتحانی مرکز

۱۷۔دسمبر ۲۰۱۷ء

پیارے دوست انسب! السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا۔ پڑھ کر معلوم ہوا کہ اگلے ماہ آپ کی بڑی ہمشیرہ کی شادی ہو رہی ہے۔ میں یہ پڑھ کر بہت خوش ہوا کہ آپ نے اس تقریب میں شمولیت کے لیے مجھے بھی دعوت دی ہے۔ اس کے لیے میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔

پیارے دوست! آپ کے مکتوب سے یہ بھی واضح تھا کہ بارات دھوم دھام سے آئے گی، بینڈ موسیقی کا پروگرام پیش کرے گا۔ آتش بازی کا مظاہرہ ہو گا، جہیز کی نمائش ہو گی اور مہمانوں کو پُر تکلف کھانے کھلائے جائیں گے۔ اس سلسلے میں حق کی بات بتانا بھی میرا فرض بنتا ہے۔ میرے خیال میں یہ سب چیزیں غیر اسلامی اور اسراف پر مبنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے بہترین اُسوۂ حسنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ آپ کی سیرتِ پاک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں کی شادیوں کی تقاریب ہمارے سامنے ہیں جن میں استقبال بارات، مہمانوں کی تواضع اور جہیز وغیرہ کے بارے میں سادگی ہی سادگی نظر آتی ہے۔ یعنی دینِ اسلام ہر کام میں کفایت شعاری کی ترغیب دلاتا ہے۔ آپ کے والدین کو آپ کی دوسری بہنوں کی شادیاں بھی کرنی ہیں۔ مجھے آپ کے کُنبے کی آمدنی کا بھی علم ہے۔ قرض لے کر برادری میں ناک کٹ جانے کے خوف سے فضول رسموں پر بے دریغ خرچ کرنا عقل مندی نہیں ہے۔ حکومت نے آتش بازی اور جہیز کی نمائش پر بھی پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ مہمانوں کی تعداد اور تواضع کا قانون بھی موجود ہے لیکن ہم لوگ قانون کا احترام نہیں کرتے ہیں۔ حالاں کہ تعلیم کا مقصد اچھے بُرے کی پہچان ہے۔ اس لیے ہمیں تعلیم یافتہ ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے قانون کا احترام کرنا چاہیے اور تمام غیر اسلامی رُسومات کو ترک کر دینا چاہیے تاکہ دوسروں کے لیے خصوصاً سفید پوش طبقے کے لیے بھی سادگی کا نمونہ پیش کر سکے۔ میرے بھائی! رشتے داروں پر خرچ کرنے سے اللہ نے منع نہیں کیا لیکن اس طرح فضول رسموں پر خرچ کرنا اور پھر نمائش بھی کرنا جائز نہیں۔ امید ہے کہ آپ میری اس صاف گوئی کا بُرا نہیں مانیں گے۔ تمام اہلِ خانہ کو میری طرف سے سلام اور آداب۔

والسلام

آپ کا دوست

ء۔ی۔ے

8. ہمسائے کے نام خط

(آہستہ آواز میں موسیقی سننے کی درخواست)

امتحانی مرکز

۲۶۔دسمبر ۲۰۱۷ء

مکرمی اورنگ زیب صاحب! السلام علیکم۔

میں جانتا ہوں کہ آپ موسیقی کا بہت اچھا ذوق رکھتے ہیں اور فُرصت کے اَوقات میں موسیقی سے مَحظوظ ہونا آپ کا مشغلہ ہے۔ لیکن خلافِ معمول گذشتہ چند دنوں سے خصوصاً رات کے وقت آپ کے گھر میں بلند آواز سے موسیقی سُنی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے میری پڑھائی متاثر ہو رہی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اگلے مہینے سے میرے سالانہ امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔ امتحان سے قبل چند ہفتے طلبا کے لیے انتہائی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ دن میں بیشتر وقت سکول میں گزر جاتا ہے۔ سکول سے واپسی پر کچھ دیر سُستانے اور گھر کے کام کاج میں دن ختم ہو جاتا ہے۔ رات کا وقت ہی ایسا وقت ہے کہ جب میں چند گھنٹے پوری یکسوئی سے پڑھائی کر سکتا ہوں مگر آپ کی موسیقی نے میری یہ

یکسُوئی بھی ختم کر دی ہے جو میرے لیے پریشانی کا باعث ہے۔ لہٰذا مُلتمس ہوں کہ اگر رات کو موسیقی سننے کا شُغل نہ فرمائیں تو احسان ہو گا اور اگر سنیں بھی تو آواز اتنی مدھم رکھیں کہ آپ کی دیواریں عبور نہ کر سکیں۔

اورنگ زیب صاحب! آپ عُمدہ اَخلاق و کردار کے مالک اور ہمسائیوں کے حقوق کا خیال رکھنے والے شخص ہیں۔ امید ہے کہ بُرا نہ مانتے ہوئے آپ میری مشکل کا ازالہ فرمائیں گے اور میرے اچھے مستقبل کے لیے مُعاون ہوں گے۔ آداب

والسلام

مخلص

ء۔ ی۔ ے

9. خط بنام بڑے بھائی جان

(اپنی چھٹی کے پروگرام کے بارے میں)

امتحانی مرکز

۲۴۔ اکتوبر ۲۰۱۶ء

محترم بھائی جان! السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا پڑھ کر حالات سے آگاہی ہوئی۔ آپ کی خیریت معلوم ہونے پر امّی جان بہت خوش ہوئیں۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے۔

بھائی جان! اِس دفعہ آپ کے آنے پر یوم اقبال کی تعطیل سے لُطف اَندوز ہونے کا پروگرام بنایا ہے۔ ہم سب صبح سویرے مزارِ اقبال اور اقبال میوزیم جائیں گے۔ جہاں برِصغیر پاک و ہند کے اس عظیم رَہنما، شاعر اور فلسفی کی یادوں سے دلوں کو گرمائیں گے۔ اگرچہ یہ جگہیں بچوں کے لیے بھی بے حد معلوماتی ہیں لیکن ان کے مزید لُطف کے لیے دوپہر کو ہم باغ جناح جائیں گے جہاں ہم پکنک پر دوپہر کا کھانا کھائیں گے۔ سہ پہر کو گلشن اقبال کی سیر کا پروگرام ہے۔ جہاں کشتی رانی کا پروگرام ہے۔ چھوٹے بھائیوں نے جب سے اس پروگرام کے بارے میں سنا ہے اُن کی خوشی دِیدنی ہے۔ ابا جان اور امی جان مزارِ اقبال اور اقبال میوزیم پر حاضری کے لیے بے تاب ہیں۔

ہم سب گھر والوں کی طرف سے آپ کے لیے نیک تمنائیں۔ اپنا خیال رکھیے گا۔ چھوٹی مُنی آپ کا شدّت سے انتظار کر رہی ہے۔ زیادہ آداب۔

والسلام

آپ کا بھائی

ء۔ ی۔ ے

10. خط بنام دوست

(ایک مُتاثر کن کتاب کے تذکرہ سے متعلق)

امتحانی مرکز

۲۴۔ اپریل ۲۰۱۶ء

میرے پیارے دوست! السلام علیکم۔

آج آپ کی یاد بہت ستا رہی ہے میں نے سوچا کہ آپ تو ملنے کی زحمت نہیں کرتے، میں ہی خط لکھ دوں۔ اُمید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ ہم دونوں طالب علم ہیں اور ایک طالب علم کا واسطہ ہمیشہ کتابوں سے رہتا ہے۔ ہمارے اردو کے اُستاد صاحب نے اضافی مطالعے کے لیے ایک کتاب کا حوالہ دیا تو میں نے فوراً وہ کتاب خریدی۔ سیرت نبوی ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی اس کتاب کا عنوان "رحمتِ دو عالم ﷺ" ہے۔ اس کے مُصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔ میں نے یہ کتاب پڑھی تو اپنی سوچ میں ایک واضح تبدیلی محسوس کی۔ نبی کریم ﷺ کی عملی زندگی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ میں نے سوچا اتنی اچھی کتاب کے مطالعہ سے آپ محروم نہ رہ جائیں۔ آپ بھی ضرور پڑھیں اور جواباً خط میں لکھ کر بھیجیں۔ سب گھر والوں کی طرف سے سلام۔ چھوٹے بھائی کو پیار۔

والسلام

آپ کا دوست
ا۔ب۔ج

11. خط بنام بڑی بہن
(کسی تاریخی عمارت کی سیر کا حال)

امتحانی مرکز
۲۴۔اپریل ۲۰۱۶ء

محترمہ آپا جان! السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا، پڑھ کر حالات سے آگاہی ہوئی۔ امّی جان اور ابو جان بہت خوش ہوئے کہ آپ سب اہلِ خانہ خیر و عافیت سے ہیں۔

آپ نے میری چھٹیوں اور میری پڑھائی کے متعلق دریافت کیا ہے۔ جوابًا عرض ہے کہ میں آج کل اپنی پڑھائی میں مصروف ہونے کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سر گرمیوں میں بھی حصہ لے رہا ہوں۔ کل ہی اپنے دوستوں کے ساتھ شاہی قلعے کی سیر سے واپس آیا ہوں۔ آپ بھی اس تاریخی عمارت کی سیر کا حال سُنیے۔ ایک ہفتہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہم چاروں دوست صبح دس بجے شاہی قلعہ کے دروازے پر تھے۔ ہم نے ٹکٹ خریدے اور باقی لوگوں کے ساتھ اندر داخل ہو گئے۔ مُغلیہ دور کی اس پُر شکوہ عمارت میں داخل ہوتے ہی بندہ ایک سَحَر میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہ عالی شان عمارت مغلیہ خاندان کا ایک شاہکار ہے۔ ہم نے دیوانِ خاص، دیوانِ عام، بارہ دری، شیش محل اور راجہ رنجیت سنگھ کے زمانے کے جنگی ہتھیار دیکھے۔ ہماری معلومات میں بیش بہا اضافہ ہوا۔ شام چھے بجے تھک ہار کر ہم واپس آ گئے۔ لیکن یہ تفریحی و معلوماتی دورہ ہمیشہ یاد رہے گا۔ سب اہلِ خانہ کو سلام، علی اور مُنی کو پیار۔

والسلام
آپ کا بھائی
ا۔ب۔ج

12. خط بنام دوست
(ایک ایسے واقعے سے مُتعلق جس سے حاضر دماغی ظاہر ہو)

امتحانی مرکز
۲۴۔اپریل ۲۰۱۶ء

میرے پیارے دوست! السلام علیکم۔

کافی دن ہوئے آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔ حالات سے آگاہی نہ ہو سکی۔ اُمید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ زندگی میں بعض اَوقات انسان کے ساتھ کچھ ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ اگر وہ حاضر دماغی کا مظاہرہ نہ کرے تو بہت بڑے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ آج میں بھی آپ کو ایک ایسا ہی واقعہ سنانے لگا ہوں جس میں اگر میں حاضر دماغی سے کام نہ لیتا تو بہت بڑا حادثہ ہو جاتا۔ کل صبح میں اپنی موٹر سائیکل پر سکول جا رہا تھا۔ میں جونہی مین روڈ پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ سامنے سے ایک گاڑی بڑی تیز رفتاری سے آ رہی ہے۔ جسے ایک نوجوان چلا رہا تھا۔ وہ گاڑی کو کبھی سڑک کے ایک کنارے پر لے جاتا تو کبھی دوسرے پر۔ میں ابھی اسی سوچ میں تھا کہ دائیں طرف والی گلی سے چھے سات سال کا ایک بچہ دوڑتا ہوا آیا اور مین روڈ پر چڑھ گیا۔ میں چونکہ اُس تیز رفتار گاڑی کو اور اس اَچانک نمودار ہونے والے بچے کو دیکھ رہا تھا۔ لہٰذا میں نے موٹر سائیکل روک لی۔ گاڑی تیز رفتاری سے اُس بچے کی جانب بڑھ رہی تھی۔ خدا نے مہربانی کی اور بروقت میرے دماغ نے کام کیا۔ میں نے موٹر سائیکل پھینکی اور خطرے سے بے پرواہ ہو کر بچے کی طرف دوڑ لگا دی۔ گاڑی چند فٹ کے فاصلے پر تھی۔ میں بجلی کی سی تیزی سے بچے تک پہنچا۔ سُرعت سے اُسے اُٹھایا اور دوسری طرف چھلانگ لگا دی۔ گاڑی چند انچ کے فاصلے سے گزر گئی۔ گرنے سے بچے کو اور مجھے رگڑیں تو ضرور آئیں لیکن ہم ایک بڑے حادثے سے محفوظ رہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں حاضر دماغی سے کام نہ لیتا تو ایک ماں کی گود اُجڑ جاتی۔ میری دعا ہے خدا سب کو محفوظ رکھے۔ اللہ آپ سب کو بھی سلامت رکھے۔ خالو جان اور خالہ جان کو میری طرف سے آداب۔

والسلام

آپ کا دوست
ء۔ی۔ے

13. خط بنام چچا جان
(جاپانیوں کے طرزِ زندگی بارے میں)

امتحانی مرکز
۲۴۔اپریل ۲۰۱۶ء

محترم چچا جان! السلام علیکم۔

آپ کو جاپان گئے دو سال بیت گئے۔ شروع میں تو آپ کے خطوط تسلسل سے آتے رہے۔ لیکن اب کافی عرصہ سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔ اُمید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ یہ خط لکھنے کے میرے دو مقاصد ہیں۔ ایک تو آپ کی خیریت معلوم کرنا اور دوسرا جاپانیوں کے طرزِ زندگی کے بارے میں دریافت کرنا۔

چچا جان! میں سمجھتا ہوں کہ آپ مُحب وطن پاکستانی ہے۔ یہاں کا ماحول، ثقافت اور حالات آپ کی فطرت کے مطابق ہیں۔ روزگار کے سلسلے میں بعض اوقات انسان کو اپنے وطن سے بھی دور رہنا پڑتا ہے۔ عرصہ دو سال سے آپ وہاں ہیں۔ آپ جیسا تنقیدی نظر رکھنے ولا انسان ضرور اُن کے ماحول سے واقفیت رکھتا ہو گا۔ مجھے جاپانیوں کے طرزِ زندگی کے متعلق جاننے کا تجسّس اس لیے ہوا کہ یہ دنیا کی ترقی یافتہ قوم ہے۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ آخر وہ زندگی کے شب و روز کس طرح گزارتے ہیں کیوں کہ ایٹمی تباہ کاری کے باوجود آج ترقی کی دوڑ میں وہ سب کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔

جوابی خط میں اپنے حالات سے آگاہی بھی دیں اور جاپانیوں کے طرزِ زندگی کے بارے میں بھی ضرور لکھیں۔ ابا جان آپ کو بہت یاد کرتے ہیں۔ سب گھر والوں کی طرف سے سلام۔

والسلام
آپ کا بھتیجا
ء۔ی۔ے

14. خط بنام دوست
(اُدھار دی ہوئی رقم کا تقاضا)

امتحانی مرکز
۲۴۔اپریل ۲۰۱۶ء

میرے پیارے دوست! السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا پڑھ کر دل خوش ہوا کہ آپ خیریت سے ہیں۔ آج کل میں امی جان کی خرابی صحت کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ وہ قلب کی مریضہ ہیں اور آج کل ان کی طبیعت کافی ناسَاز ہے۔ ڈاکٹروں نے علاج کا تخمینہ تقریباً ایک لاکھ روپے بتایا ہے۔ یا اکٹھے ایک لاکھ روپے ادا کرنا ہمارے لیے مشکل ہے۔ اس لیے ابا جان اور ہم دونوں بھائی علاج کے لیے رقم کا بندوبست کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ سے مُلتمس ہوں کہ چار ماہ قبل آپ نے اپنی کسی ضرورت کے لیے مجھ سے دس ہزار روپے ادھار لیے تھے۔ مہربانی فرما کر آج کل میں لَوٹا دیں۔ تا کہ ہم امی جان کا علاج بروقت کر سکیں۔

اُمید ہے آپ ناراض نہ ہوں گے۔ میں آپ سے کبھی رقم کی واپسی کا تقاضا نہ کرتا اگر موجودہ حالات کے ہاتھوں مجبور نہ ہوتا۔ مشکل وقت پر ایک دوسرے کے کام آنا ہی اَخلاق کی عُمدہ صورت ہے۔ میری طرف سے سب اہل خانہ کو سلام۔

والسلام

آپ کا دوست
ئ۔ی۔ے

15. خط بنام خالہ جان
(مکان بدلنے کی اطلاع اور نئے محلے داروں کے بارے میں)

امتحانی مرکز
۲۴۔اپریل ۲۰۱۶ء

محترمہ خالہ جان! السلام علیکم۔

اُمید ہے کہ آپ سب بخیریت ہوں گے۔ چند روز قبل ہم نے مکان تبدیل کیا ہے۔ ایک ماہ پہلے مالک مکان نے ہمیں نوٹس دے دیا تھا آپ کو معلوم ہے کہ ہم پچھلے آٹھ سال سے اُس مکان میں رہ رہے تھے۔ افسوس تو ہوا کہ اب وہ مکان چھوڑنا پڑے گا، مگر یہ سوچ کر مُطمئن ہو گئے کہ شاید کرایہ دار کی یہی زندگی ہے۔ پریشانی اس بات کی تھی کہ وہاں اہلِ محلہ سے اچھی سلام دُعا تھی۔ پاس پڑوس کے لوگ اچھے، انتہائی مُخلص اور ایک دوسرے کے کام آنے والے تھے۔ نئے محلے میں مکان تو ہمیں اچھا مل گیا ہے لیکن پہلے ہی دن ہم نے دیکھا کہ ساتھ والے دو پڑوسیوں کی آپس میں لڑائی ہو گئی۔ نوبت گالی گلُوچ تک جا پہنچی۔ گلی میں کوڑا پھینکنے سے شروع ہونے والی لڑائی بڑھ جاتی اگر چند مُعززلوگ مُداخلت نہ کرتے۔ ہمارے دائیں طرف والے پڑوسی محترم شیخ صاحب بینک ملازم ہیں بڑے اچھے انسان اور پانچ وقت کے نمازی ہیں۔ پہلے ہی دن عشاء کی نماز کے لیے مسجد جاتے ہوئے پوچھتے گئے کہ اگر کوئی چیز چاہیے ہو تو بِلا تکلف منگوا لیجئے گا اور وقت ملے تو ہماری طرف ضرور تشریف لایئے گا۔

والسلام
آپ کا بھانجا
ئ۔ی۔ے

16. خط بنام مالک مکان
(مکان کی مرمت کے سلسلے میں)

امتحانی مرکز
۲۴۔اپریل ۲۰۱۶ء

محترم شیخ صاحب! السلام علیکم۔

اُمید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ اس خط کا مقصد آپ کی یاددہانی کے لیے ایک مسئلہ آپ کے گوش گزار کرنا ہے۔ چند روز قبل مکان کے بارے میں اپنے مسائل سے آپ کو آگاہ کیا تھا۔ یاددہانی کے باوجود اس سلسلہ میں کوئی پیش رَفت نہیں ہوئی ہے۔

بطورِ کرایہ دار آپ کے مکان میں رہتے ہوئے مجھے پانچ سال ہو گئے ہیں۔ مالک مکان کے طور پر آپ کا رویہ ہمارے ساتھ مثالی ہے۔ آپ کا مکان بھی تمام بنیادی سہولیات سے آراستہ ہے لیکن عرصہ پانچ سال سے اسکی دیکھ بھال اور مرمت کا کام نہیں کیا گیا ہے۔ اس لیے اب ہمیں کافی مشکلات کا سَامنا ہے۔ فرش جگہ جگہ سے اُکھڑ چکے ہیں۔ رنگ وَروغن خراب ہو چکا ہے۔ بارش کے دُوران چھتیں جگہ جگہ سے ٹپکتی ہیں۔ اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ جلد اَز جلد ہمارے اس مسئلے کو حل کریں تاکہ ہم آرام و سکون سے اس مکان میں رہ سکیں۔

اُمید ہے آپ کے کاروباری اور تجارتی معاملات دُرست ہوں گے۔ خدا آپ کے کاروبار میں ترقی دے۔

والسلام

آپ کا مخلص

ئ۔ی۔ے

17. خط بنام منیجر سوئی گیس کمپنی
(گھر میں گیس کا کنکشن لگوانے کے لیے)

امتحانی مرکز

۲۴۔اپریل ۲۰۱۶ء

محترم مینیجنگ ڈائریکٹر! سوئی نادرن گیس کمپنی۔

السلام علیکم۔ میرا گھر ا۔ب۔ج ٹائون میں واقع ہے۔ یہ مکان دس مرلے پر مُحیط دو منزلہ مکان ہے اور اس کی تعمیر چھے ماہ قبل مکمل ہوئی تھی۔ آج کل ہم اس مکان میں رہائش پذیر ہیں لیکن گیس کا کنکشن نہ ہونے کی وجہ سے مُشکلات سے دوچار ہیں۔ کنکشن کے لیے چھے ماہ قبل بھی درخواست فارم مُتعلقہ دفتر میں جمع کروادیا گیا تھا لیکن تاحال کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ گھر میں گیس کا استعمال بہت زیادہ نہیں ہوگا۔ عام دنوں میں دو چولھے جلیں گے جبکہ سردیوں میں دو ہیٹر اور ایک گیزر کا استعمال اضافی ہوگا۔ آپ سے اِلتماس ہے کہ گیس کے کنکشن کا ڈیمانڈ نوٹس جاری کرنے کا حکم صادر فرمائیں تاکہ ہماری مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔

والسلام

آپ کا مخلص

ء۔ی۔ے

18. خط بنام فیکٹری منیجر
(فیکٹری دیکھنے کی اجازت سے متعلق)

امتحانی مرکز

۲۴۔اپریل ۲۰۱۶ء

محترم مینیجنگ ڈائریکٹر! ٹیکسٹائل مِل ا۔ب۔ج۔

السلام علیکم۔ میں گورنمنٹ ہائی سکول ا۔ب۔ج میں جماعت دہم کا طالب علم ہوں۔ ہم چند ہم جماعت شعبۂ ٹیکسٹائل میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اِتفاق سے آج کل ہم کیمسٹری میں ٹیکسٹائل کے حوالے سے ہی پڑھ رہے ہیں۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ کپڑے کی بُنائی، رَنگائی، اور ڈیزائننگ کے عمل کا مُشاہدہ کریں اور اس عمل کو سمجھیں تاکہ ہماری معلومات میں بھی اضافہ ہو اور ہمارے ذوق کی بھی تسکین ہو۔ ہم مجموعی طور پر دس طلباہیں اور دن کے اُوقات میں کسی بھی وقت اور کسی بھی دن سکول کے اجازت نامے کے ساتھ باآسانی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ کی ٹیکسٹائل مِل شہر کی ایک مشہور ٹیکسٹائل مِل ہے۔ لہٰذا آپ سے اِلتماس ہے کہ آپ ہمیں اپنی ٹیکسٹائل مِل دیکھنے کی اجازت مَرحمت فرمائیں۔

والسلام

آپ کا مخلص

ئ۔ی۔ے

19. خط بنام اخبار ایڈیٹر
(ٹریفک کی بدانتظامی کی طرف توجہ سے متعلق)

امتحانی مرکز

۲۴۔اپریل ۲۰۱۶ء

محترم ایڈیٹر! روزنامہ جنگ شہر ا۔ب۔ج۔

السلام علیکم۔ میں آپ کے باوقار روزنامہ کے توسّط سے حُکّام بالا کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ا۔ب۔ج شاہراہ پر ٹریفک کے مسائل میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ مذکورہ شاہراہ پر سکول اور دفتری اوقات میں ٹریفک کا بہاؤ حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ برقی اشارے ناکارہ ہو چکے ہیں اور اس پر طرفہ کہ ٹریفک پولیس بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے۔ قانون شکنی کرنے والوں کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے جس کی وجہ سے نہ صرف طلبا اور ملازمین سکولوں اور دفتروں میں دیر سے پہنچتے ہیں بلکہ آئے دن حادثات بھی پیش آ رہے ہیں۔ اِن حادثات کی وجہ سے اب تک بیسیوں افراد عمر بھر کے لیے معذور ہو چکے ہیں یا زندگی سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ اس لیے حُکّام بالا اور متعلقہ افسران سے گزارش ہے کہ وہ ا۔ب۔ج شاہراہ پر ٹریفک کے مسائل کے حل کے لیے عملی اقدام کریں تا کہ عوامُ النّاس کی تکالیف کا ازالہ ہو سکے۔

والسلام
آپ کا مخلص
ئ۔ی۔ے

20. خط بنام استاد صاحب
(اپنی کسی مشکل میں مدد سے متعلق)

امتحانی مرکز
۲۴۔اکتوبر ۲۰۱۶ء

محترم استادِ گرامی! السلام علیکم۔

بصد تعظیم عرض ہے کہ مجھے گزشتہ سال آپ جیسی شفیق اور صاحبِ علم شخصیت سے جماعت نہم کی اُردو پڑھنے کا موقع ملا۔ اس کے بعد ابا جان کے تبادلے کی وجہ سے مجھے دوسرے شہر منتقل ہونے کے لیے سکول چھوڑنا پڑا۔ جس کی وجہ سے اردو جیسے اہم مضمون میں مَیں مُشفقانہ تدریس اور مُخلصانہ راہنمائی سے محروم ہو گیا۔ جس کا مجھے شدید مَلال ہے۔ یہ سچ ہے کہ موضوع سے مُطابقت رکھنا، عبارت میں تسلسل اور ربط قائم رکھنا اور تخلیقی تحریر کے دیگر گُر جو آپ نے مجھے سِکھائے اور سمجھائے وہ کہیں اور سے اب تک مجھے نہیں ملے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس وقت آپ کو اپنے ایک اہم مسئلے کے حل کے لیے زحمت دے رہا ہوں۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ حکومتِ پنجاب کی طرف سے اس سال سالانہ مضمون نویسی کے مقابلہ جات میں صوبائی سطح پر مضمون کا عُنوان ہے

"ریاست کا عزم دہشت گردی، فرقہ واریت اور متشدّد رویوں کا خاتمہ"

بلاشبہ یہ آپ کی راہنمائی تھی کہ میں مضمون نویسی میں صوبائی سطح کے مقابلے تک پہنچ گیا ہوں۔ لیکن اب اس عُنوان پر مجھے آپ کی راہنمائی درکار ہے کیوں کہ اس سطح پر مقابلے کے لیے عنوانِ ہذا پر میری معلومات ناکافی ہیں۔ اگر آپ اس مشکل میں میری راہنمائی فرمائیں تو میں آپ کا ممنونِ احسان ہوں گا۔ میں آئندہ چھٹیوں میں آپ کی خدمت میں لازمی حاضر ہوں گا۔ انشاء اللہ۔

والسلام
آپ کی دعاؤں کا طالب
ئ۔ی۔ے

21 . خط بنام دوست
(ناراض دوست کو منانے کے لیے)

امتحانی مرکز
۱۷۔دسمبر ۲۰۱۷ء

میرے پیارے دوست! السلام علیکم۔

کیوں صاحب! ناراض ہی رہو گے یا کبھی مَنو گے بھی؟ اگر کسی طرح نہیں مَنتے ہو تو پھر ناراضی کی وجہ لکھو، ہم منانے کو تیار ہیں اور یہ بھی لکھو کہ آپ کو کیسے منایا جائے۔ خاطر مَدارت کی جائے، خُوشامد کی جائے یا پھر معافی مانگی جائے۔ معافی تو تب مانگی جاتی ہے جب کوئی خطا ہو، کوئی غلطی ہو، کوئی قصور ہو۔ لیکن یہاں تو خطا، غلطی یا قصور کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ پھر بھی ہم جناب سے معافی کے خواستگار ہیں اب ضد چھوڑ دیئے اور فوراً مان جائیے۔ کیا دوستی رُوٹھنے منّنے کا ہی نام ہے؟ میں نے تو سنا تھا کہ دوستی میں جذبات، احساسات آئینے کی طرح شفاف اور پھولوں کی طرح مُعطّر ہوتے ہیں، پھر یہ روٹھنا کیا اور منّا کیا؟

کہیے! اب تو خط کا جواب دیجئے گا یا نہیں۔ اگر ''نہیں'' قائم ہے اور اسے قائم ہی رکھنا ہے تو میں حاضر ہو کر مناؤں گا۔ خوشامد کروں گا، مِنّتیں بھی کر سکتا ہوں۔ تب تو آپ کو ماننا ہی پڑے گا۔ یاد رکھیے گا کہ اگر آپ جھکنا نہیں جانتے تو ہماری گردن میں بھی خَم نہیں آسکتا ہے۔ اَرے لاحول ولا قوۃ یہ میں کیا کہہ گیا۔ بھائی دوستی میں تو اُونچ نِیچ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوستی تو برابر کا رشتہ ہے، جب تک رہتی ہے، ہم سطح رہتی ہے۔ اگر برابری نہ رہے تو پیری اور مریدی ہے اور اس کے لیے بیعت کرنا پڑتی ہے۔ کیا اب آپ کی بیعت کی جائے، تب آپ مانیں گے۔ میرا خیال ہے کہ یہ نوبت نہیں آئے گی۔

والسلام
آپ کا دوست
ء۔ی۔ے

22. خط بنام دوست
(طویل عرصے سے یاد نہ کرنے پر شکوہ)

امتحانی مرکز
۲۲۔ دسمبر ۲۰۱۷ء

پیارے دوست احمد! السلام علیکم۔

معلوم ہوتا ہے کہ قوتِ حافظہ میں کمی آگئی ہے کیوں کہ ایک عرصہ ہوا۔ آپ کا کوئی خط مُوصول نہیں ہوا ہے۔ میرے وہم و گُمان میں بھی نہیں تھا کہ آپ مجھے بھول جائیں گے۔ نئی جگہ پر نئے دوست بنائے بغیر چارہ نہیں ہوتا مگر بچپن میں ساتھ کھیلے دوست فراموش نہیں ہوتے ہیں۔ ایک ساتھ کھیلنا، اکٹھے سکول جانا اور اکٹھے پڑھائی کرنا ہمارا روز کا مَعمول تھا۔ معصوم اور بھولی بھالی ہماری شرارتیں، اب تک میرے گھر والے یاد کرتے ہیں اور یقیناً آپ کی یادداشت کا بھی حصہ ہوں گی۔ آپ کو یہ بھی یاد ہو گا کہ سکول میں اَساتذہ بھی ہماری دوستی پر اکثر و بیشتر لطیف جملے کہہ دیتے تھے۔ ان کا وہ شَفقت آمیز لہجہ بہت اچھا لگتا تھا۔ واقعی بچپن کی یادیں اور بچپن کے دوست بھلائے نہیں بھولتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ مجھے بھولے نہیں ہوں گے بلکہ خط نہ لکھنے کی کوئی اور وجہ ہو گی۔ بہر حال جوابی خط میں اپنی خیریت اور خط نہ لکھنے کا عُذر بتا دیں۔ میں آپ کے خط کا شِدّت سے مُنتظر رہوں گا۔

میں اپریل کی تعطیلات میں آپ کے یہاں آئوں گا۔ مل بیٹھیں گے تو مزید گلے شِکوؤں کے دفتر کھلیں گے۔ چچا جان اور چچی جان کی خدمت میں میرا اسلام عرض کر دیں۔

والسلام
آپ کا دوست
ء۔ی۔ے

23. پبلشر کے نام خط
(کتابیں منگوانے کے لیے)

امتحانی مرکز
۲۶۔ دسمبر ۲۰۱۷ء

مکرمی جناب مینجر! ا۔ب۔ج بک ڈپو لاہور

السلام علیکم!

براہِ کرم مندرجہ ذیل کتب بہت جلد بذریعہ وی۔ پی۔ ارسال فرمادیں۔ ممنون ہوں گا۔

(۱) اسلامی جنگیں جلد اوّل، دوم، سوم (۲) اُردو قواعد و اِنشا برائے جماعت نہم و دہم

(۳) فارسی گرامر برائے جماعت نہم و دہم (۴) نورُ اللُّغات اردو

والسلام
مخلص
ء۔ی۔ے

24. ایڈیٹر کے نام خط

امتحانی مرکز
۲۶۔دسمبر ۲۰۱۷ء

مکرمی جناب ایڈیٹر! ماہنامہ پھول

السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ آج کل کے جدید دور میں جہاں سوشل میڈیا نے دیگر قباحتوں کو جنم دیا ہے وہیں اس وبال نے بچوں میں مطالعہ کی عادت کو مفقود کر کے رکھ دیا ہے۔ لیکن آپ کا رسالہ ایسا دلچسپ اور جدید مواد سے ہمکنار ہوتا ہے کہ نسلِ نو اپنی تہذیب اور ثقافت سے آگاہ ہوتی ہے۔ اس لیے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے گھر میں ماہانہ بچوں کا دلچسپ رسالہ ''پھول'' بجھوائیں۔ یہ رسالہ حالاتِ حاضرہ کی معلومات اور دل چسپ کہانیوں سے مُزیّن ہوتا ہے۔ بلاشُبہ اس سے دنیا کے حالات و واقعات سے آگاہی ملتی ہے۔ ادبی تحریریں اور کھیلوں کی خبریں بھی قابل توجہ ہوتی ہیں۔ جو کہ ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے ایک خزینہ ہیں۔ اس لیے بچوں کی دل چسپی کا بھی سامان ہے۔ براہِ مہربانی یہ رسالہ بذریعہ وی۔پی۔ بھیج دیں اور مزید یہ کہ ایک سال کے لیے میرے نام سے جاری کر دیں۔ آداب

والسلام
مخلص
ئ۔ی۔ے